بھیانک اونٹ

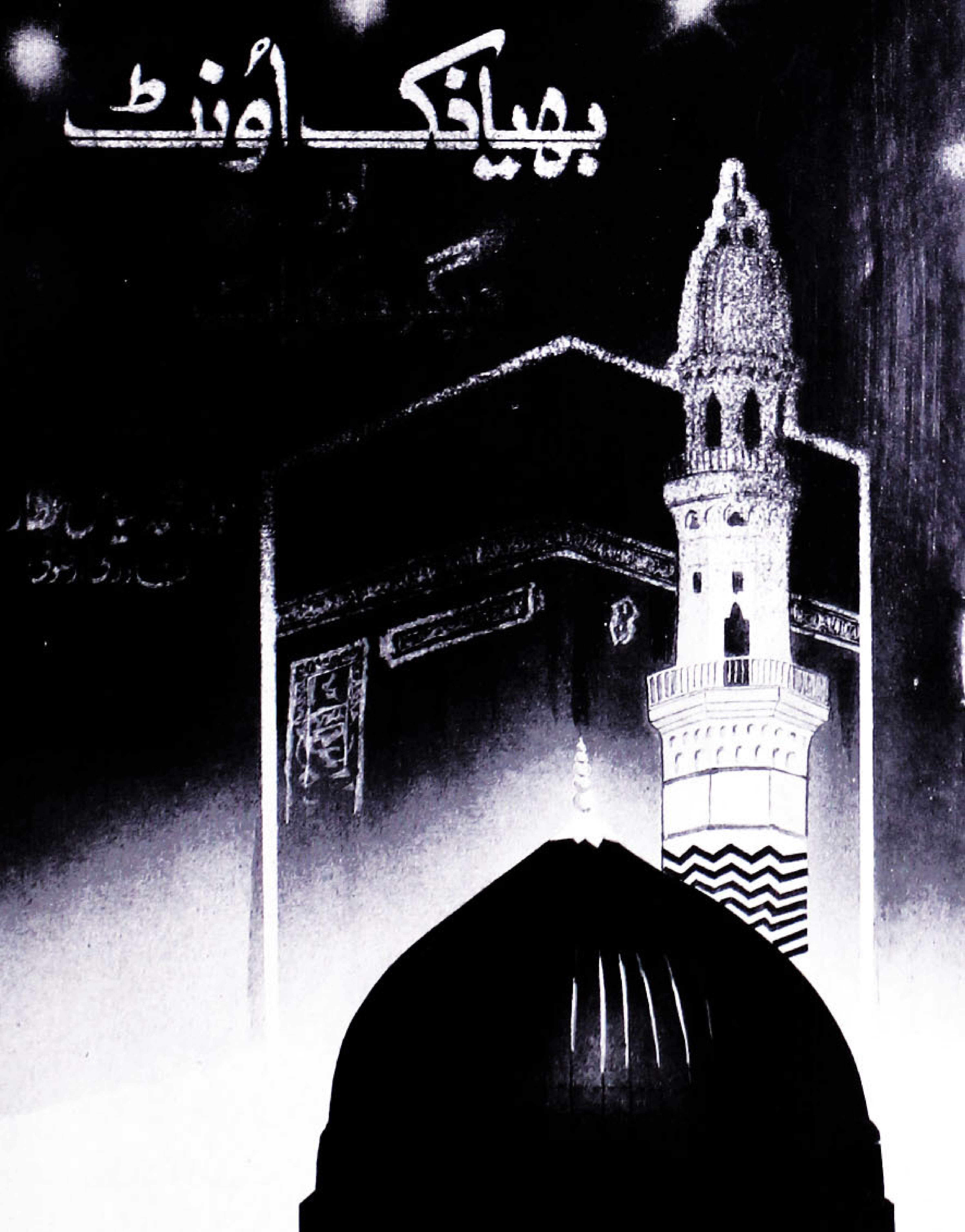

ناشر

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد، کھارادر، کراچی

فون: 2314045

Marfat.com

(۱) بھیانک اُونٹ کُفّارِ قریش ایک دن خانۂ کعبہ میں جمع تھے۔ سرکارِ دوعالَم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلّم بھی قریب ہی نماز ادا فرمارہے تھے۔ ابوجہل ایک بھاری پتھر اُٹھاکر دُکھیا دلوں کے چین، رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مبارک کو سجدے کی حالت میں کچلنے کے ناپاک ارادے سے آگے بڑھا۔ جُوں ہی وہ نزدیک پہنچا کہ ایک دم بوکھلا کر پیچھے کی طرف بھاگا۔ کفار نے حیرت سے پوچھا، اَبُوالحکم! تجھے کیا ہوا؟ بولا، میں جُوں ہی قریب پہنچا میرے تو اَوسان ہی خطا ہوگئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک دہشت ناک سَر اور خوفناک گردن والا **بھیانک اونٹ منہ کھولے دانت کچکچاتا ہوا مجھے ہڑپ کرنے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے۔ ایسا بھیانک اونٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔** سرکارِ عالم مدار، دوجہاں کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ اگر ابوجہل اور نزدیک آتا تو اُسے پکڑ لیتے۔" (سیرتِ ابنِ ہشام)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ کی شانِ بے نیازی بھی خوب ہے کبھی اپنے محبوب مبلِّغ کو دشمنوں کے ذریعے مصائب وآلام میں مبتلا کرکے ان کے خوب خوب دَرجات بلند فرماتا ہے تو کبھی مبلِّغِ اعظم رحمتِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو وار کرنے سے قبل ہی

Marfat.com

خوفزدہ کرکے یہ باور کرا دیتا ہے کہ کہیں ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل اکیلا مت سمجھ بیٹھنا!

ہمارے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفارِ بداطوار کے ظلم وستم کا سبب صرف یہی تھا کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھل کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنے لگے تھے جبکہ ابتداءً سیدُ المبلغین، رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین۳ سال تک اسلام کی خفیہ دعوت دی۔ پھر اللہ عزّوجلّ کی جانب سے علی الاعلان تبلیغ کا حکم ہوا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ ترجمہ: اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے قریب تر رشتے داروں کو ڈراؤ۔ (کنزالایمان)

(پ ۱۹ ع ۱۵ آیت ۲۱۴)

۲ کوہِ صفا سے اعلان

چنانچہ اس حکمِ خداوندی عزّوجلّ پر ہمارے آقائے قرشی، مولائے ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر قبیلۂ قریش کو پکارا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ارشاد فرمایا "بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ وادیٔ مکہ سے ایک لشکر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم یقین کرو گے؟" سب بیک زبان بول اٹھے "کیوں نہیں ہم نے تو ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچ بولتے ہی دیکھا ہے"۔ مبلغِ اعظم، رحمتِ دو۲عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تو سن لو اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر سخت عذاب نازل ہو گا"۔ یہ سن کر ابو لہب بکواس کرنے لگ گیا اور لوگ

Marfat.com

مُنتشر ہو گئے۔ (مضمون از بخاری شریف)

مگر اُس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر توحید کا گھر تھا
نہ آسکتی تھی مایُوسی کہ یہ اُمید کا گھر تھا

(۲) دروازے پر خون اسلام کی عَلَی الْاِعْلان تبلیغ شُروع ہوتے ہی ظلم وستم کی جاں سوز آندھیاں چل پڑیں۔ آہ! نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ انور پر کفار بداطوار کبھی کوڑا کرکٹ پھینکتے تو کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازۂ مبارک پر (جانوروں کا) خون ڈالتے۔ کبھی راستوں میں کانٹے وغیرہ بچھاتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدنِ اطہر پر پتھر برساتے۔ ایک بار تو ان میں سے ایک بے رَحم نے سجدے کی حالت میں گردن شریف کو بہت شدّت سے دبایا۔ قریب تھا کہ مبارک آنکھیں باہر تشریف لے آتیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ سجدے کی حالت میں پُشتِ اطہر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ علاوہ ازیں کُفّارِ جفا کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان میں گستاخانہ جملے بکتے، پھبتیاں کستے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جادوگر اور کاہن بھی کہتے۔

پیمبر دعوتِ اسلام دینے کو نکلتا تھا
نوید راحت و آرام دینے کو نکلتا تھا

نکلتے تھے قریش اِس راہ میں کانٹے بچھانے کو
وجودِ پاک پر سَو سَو طرح کے ظلم ڈھانے کو

Marfat.com

خدا عزوجل کی بات سُن کر مذاق میں ٹال دیتے تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے
تمسخر کرتا تھا کوئی، کوئی پتھر اٹھاتا تھا
کوئی توحید پر ہنستا تھا کوئی منہ چڑاتا تھا
قریشی مرد اُٹھ کر راہ میں آوازے کستے تھے
یہ ناپاکی کے چھرّے چار جانب سے برستے تھے
کلامِ حق کو سن کر کوئی کہتا تھا یہ شاعر ہے
کوئی کہتا تھا کاہن ہے کوئی کہتا تھا ساحر ہے
مگر وہ صلی اللہ علیہ وسلم منبعِ حلم و حیا خاموش رہتا تھا
دُعائے خیر کرتا تھا جفا و ظلم سہتا تھا

○ راہِ خدا عزوجل میں مصیبت جھیلنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی خاطر کیسی کیسی تکالیف اُٹھائیں اور یہ سب کچھ کھل کر تبلیغِ دین شروع کرنے کے بعد ہوا۔ لہٰذا جب بھی کوئی اسلامی بھائی کسی کو نیکی کی دعوت دے اور اس کے سبب اگر اسے کوئی تکلیف اُٹھانی پڑ جائے تو اللہ عزوجل کے پیارے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی راہِ تبلیغ اسلام میں پیش آنے والی تکالیف کو یاد کر کے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے کہ اُس نے اِسے بھی دین کی خاطر سختیاں جھیلنے والی سُنّت ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ اس طرح ان شاء اللہ عزوجل شیطان ناکام و نامُراد ہوگا اور صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ یقیناً راہِ خدا عزوجل میں تکلیفیں اُٹھانا بھی سنّت اور ان پر صبر کرنا بھی

Marfat.com

سنّت اور باوُجود سخت ترین مشکلات کے نیکی کی دعوت کا سلسلہ جاری رکھنا بھی سُنّت ہے۔ اے کاش! ہم ان تمام سنّتوں پر مضبوطی سے کاربند ہو جائیں ۔

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

۴ شعبِ ابی طالب نبوّت کے ساتویں سال کُفّارِ قریش نے جب دیکھا کہ ان کے بے پناہ ظلم وستم کے باوُجود مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی جارہی ہے اور حضرتِ حمزہ و عُمر (رضی اللہ عنہما) جیسے حضرات بھی ایمان لاچکے ہیں۔ نجّاشی نے بھی مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے تو "خصائصِ کُبریٰ" کی روایت کے مطابق انہوں نے بالاتّفاق یہ فیصلہ کیا کہ (حضرت) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (معاذ اللہ) عَلَی الاعلان شہید کر دیا جائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالِب کو پتا چلا تو انہوں نے بھی بنی ہاشم و بنی مُطّلِب کو جمع کرکے کہا کہ (حضرت) محُمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تحفُّظ کی خاطر اپنے شعب (دَرّے) میں لے چلو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ دَرّہ مکّۂ مکرّمہ میں واقع ہے جو بنی ہاشم کا مَوروثی تھا اور "شعبِ ابی طالِب" کہلاتا تھا۔

Marfat.com

سماجی قطعِ تعلّق | جب کُفّارِ قریش کو پتا چلا کہ بنی ہاشم و بنی مُطّلب نے (سوائے ابولہب کے) بلا امتیازِ مذہب، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ذِمّے لے لیا ہے۔ تو اُنہوں نے مقامِ مُحصّب میں جو مکّہ مکرّمہ اور مِنیٰ شریف کے درمیان واقع ہے آپس میں عہد کیا کہ "جب تک بنو ہاشم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے حوالے نہیں کریں گے کوئی شخص ان سے کسی قِسم کا تعلّق نہیں رکھے گا۔ نہ ان کے پاس کوئی چیز فروخت کی جائے گی نہ ان سے رِشتہ ناطہ کیا جائے گا۔ اور نہ ہی انہیں کھُلے بندوں پھرنے دیا جائے گا۔" یہ مُعاہدہ لکھ کر کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔ کُفّارِ قریش نے اس پر سختی سے عمل کرتے ہوئے بنُو ہاشم اور بنُو عبد المُطّلب کا مکمّل طور پر "سماجی قطعِ تعلّق" کر دیا۔ چنانچہ یہ دونوں خاندان بھی مسلمانوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصُور تھے۔

بڑی سختی سے کرتے تھے قریش ان گھر کی نگرانی
نہ آنے دیتے تھے غلّہ اُدھر تا حدِّ امکانی

کوئی غلّے کا سوداگر اگر باہر سے آجاتا
تو رستے ہی میں جا کر بولہب کمبخت بہکاتا

پہاڑوں کا یہ دَرّہ قلعۂ محصور تھا گویا
خدا والوں کو فاقوں مارنا منظور تھا گویا

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن مطمئن تھے اور صابر تھے
خدا عزوجل جس حال میں رکھے اسی حالت پہ شاکر تھے

Marfat.com

غمناک حالات اب صورت حال یہ تھی کہ مکۂ مکرّمہ میں باہر سے جو بھی غلہ آتا کفار اسے خود ہی خرید لیتے اور مسلمانوں تک نہ پہنچنے دیتے۔ جب محصورین کے بچّے بھوک سے بلبلاتے تو کفارِ ناہنجار ان کی آوازوں پر قہقہے لگاتے اور خوشی مناتے تھے۔ خواتین کا دُودھ خشک ہو گیا تھا۔ محصورین کئی کئی روز تک بھوکے پڑے رہتے۔ بعض اوقات بھوک سے بے تاب ہو کر درختوں کے پتے اُبال کر کھا کر پیٹ بھرتے۔ حضرتِ سیّدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات کو انہیں سوکھے ہوئے چمڑے کا ایک ٹکڑا کہیں سے مل گیا۔ انہوں نے اُسے پانی سے دھویا، پھر آگ پر بھونا، کُوٹ کر پانی میں گھولا اور ستّو کی طرح پی کر اپنے پیٹ کی آگ بجھائی۔ ؎

وہ بھوکی بچیوں کا رُو رُو کر فی الفور سَن جانا　　خدا عزوجل کا نام سن کر صبر کی تصویر بن جانا
تڑپنا بھوک سے کچھ دیر آخر جان کھو دینا　　وہ ماؤں کا فلک کو دیکھ کر چپ چاپ رو دینا
رضاؤ صبر سے دن کٹ گئے ان نیک بختوں کے　　کہ کھانے کیلئے ملتے تھے پتّے درختوں کے
گزارے تین سال اس رنگ سے ایمان والوں نے
دکھادی شانِ استقلال اپنی آن والوں نے

دِیمک کا کمال جب تین سال اسی حالت میں گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اس مُعاہدے کو دِیمک اِس طرح چاٹ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

Marfat.com

گئی ہے کہ اللہ عزوجل کے نام کے سوا اس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر ابو طالب کو دی۔ اس نے جا کر کفارِ قریش سے کہا "اے گروہِ قریش! میرے بھتیجے صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح کی خبر دی ہے۔ تم اپنا معاہدہ لاؤ۔ اگر یہ خبر صحیح نکلی تو تم قطعِ رحم سے باز آؤ۔ اور اگر غلط نکلی تو میں اپنے بھتیجے صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔" وہ اس پر راضی ہو گئے۔ جب معاہدہ دیکھا گیا تو ویسا ہی پایا گیا جیسا کہ خبر دی گئی تھی۔ کچھ قیل و قال کے بعد پانچ اشخاص (ہشام بن عمرو، زبیر بن ابی امیہ مخزومی، معطم بن عدی، ابو البختری زمعہ بن الاسود) اس معاہدے کو چاک کرنے پر متفق ہو گئے اور آخرِ کار ابو البختری نے لے کر پھاڑ ڈالا۔ مگر افسوس! کفارِ بد اطوار بجائے نادم و شرمسار ہونے کے مزید در پئے آزار ہو گئے۔ (سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم)

اب مکۂ مکرمہ سے اسلامی بھائیوں کی طرف ارسال کردہ ایک مکتوب میں سے طائف کی رِقّت انگیز داستان پیش کرتا ہوں اِسے اشکبار آنکھوں سے پڑھیئے:۔

سوئے طائف اعلانِ نبوت کے بعد نو سال تک ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مکۂ مکرمہ میں لوگوں میں اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔ مگر بہت تھوڑے افراد نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ کفارِ بد اطوار کی طرف سے مخالفت کا زور بڑھتا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے

Marfat.com

پیارے صحابہ (علیہم الرضوان) کو کفار بے حد ستاتے اور ان کا طرح طرح سے مذاق اُڑاتے تھے۔ ہاں کافر ہونے کے باوجود بعض لوگ ایسے بھی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمدردی رکھتے تھے۔ انہیں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب بھی تھے، ان کا کفار پر کافی رُعب و دبدبہ تھا۔ دسویں سال ان کا انتقال ہوگیا۔ اب کافروں کے حوصلے ایک دم بلند ہو گئے اور ان کی طرف سے ظلم و ستم کی آندھیوں نے خوب زور پکڑ لیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ طائف پہنچ کر شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل بنو ثقیف کے تین سرداروں کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔

وہ ہادی صلی اللہ علیہ وسلم جو نہ ہو سکتا تھا غیر اللہ سے خائف
چلا اک روز مکے سے نکل کر جانبِ طائف

دیا پیغام حق طائف میں، طائف کے رئیسوں کو
دکھائی جنسِ روحانی کمینوں کو خسیسوں کو

قلم کانپتا ہے

افسوس! ان نادانوں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سُن کر بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے نہایت ہی سرکشی کا مظاہرہ کیا اور طرح طرح سے بکواس کرنے لگے۔ آہ! ان بد اخلاق سرداروں

Marfat.com

نے ایسے ایسے گستاخانہ جملے بکے کہ ان کو قلمبند کرنے سے سگِ مدینہ کا قلم کانپتا ہے۔ میرے پیارے آقا میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب بھی ہمت نہ ہاری۔ دوسرے لوگوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی۔ آہ! صد آہ! سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ نجات کو سننے کے لئے کوئی تیار ہی نہ تھا۔ افسوس! وہ لوگ اپنے عظیم محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سمجھ بیٹھے اور طرح طرح سے دل آزاریوں پر اتر آئے۔ اُن کی بکواس کو صفحۂ قرطاس پر تحریر کرنے کی سگِ مدینہ میں تاب کہاں! اُنہوں نے صرف اُول فُول بکنے ہی پر اکتفانہ کی بلکہ اَوباش لڑکوں کو بھی پیچھے لگادیا۔ یہ الفاظ تحریر کرتے ہوئے دلِ غم میں ڈوبا جارہا ہے۔ آنکھیں پُرنم ہوئی جارہی ہیں۔ آہ! وہ ظالم نوجوان، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے چین رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑ گئے۔ اب تالیاں بجاتے، طرح طرح سے پھبتیاں کستے پیچھا کرنے لگے۔ یکایک ان ظالموں نے پتھر اُٹھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے... آہ! آہ! صد ہزار آہ! میرے آقا... میرے میٹھے میٹھے آقا..... میرے دل کے سلطان آقا... رحمتِ عالمیان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک پر سنگباری شروع کردی۔ ہائے کاش! سگِ مدینہ اُس وقت پیدا ہوچکا ہوتا... کاش اِنلامانہ....

Marfat.com

دیوانہ وار.... پروانہ وار.... مستانہ وار.... وہ سارے پتھر اپنے جسم پر جھیلتا۔

؎ مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

نہ جانے چشم فلک نے یہ خونیں منظر کیسے دیکھا ہوگا؟ آہ! جسم نازنین پتھروں سے زخمی ہو گیا اور اس قدر خون شریف بہا کہ نعلین مبارکین خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے قرار ہو کر بیٹھ جاتے تو کفار جفا کار بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ جب پھر چلنے لگتے تو دوبارہ پتھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔ ؎

بڑھے انبوہ در انبوہ پتھر لے کے بیگانے
لگے مینہ پتھروں کا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہ برسانے

وہ ابر لطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اس کے جسم پر پتھر برستے تھے

وہ بازو جو غریبوں کو سہارا دیتے رہتے تھے
پیا پے آنے والے پتھروں کی چوٹ سہتے تھے

وہ سینہ جس کے اندر نور حق مستور رہتا تھا
وہی اب شق ہوا جاتا تھا اس سے خون بہتا تھا

جگہ دیتے تھے جنکو حاملان عرش آنکھوں پر
وہ نعلین مبارک ہائے خوں سے بھر گئیں یکسر

Marfat.com

حضور اس جور سے جب چور ہو کر ٹوٹ جاتے تھے
شفق آتے تھے بازو تھام کر اوپر اٹھاتے تھے

پہاڑوں کا فرشتہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام مَلَکُ الجبال (یعنی پہاڑوں پر مُوَکَّل فرشتہ) کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوئے۔ مَلَکُ الجبال نے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کر کے درخواست کی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں تو دونوں طرف کے پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں تاکہ یہ ساری قوم اس میں کچل کر ہلاک ہو جائے۔ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک سے پُراُمید ہوں کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں گے۔"

اگر یہ لوگ آج اسلام پر ایماں نہیں لاتے
خدائے پاک عَزَّوَجَلَّ کے دامانِ وحدت میں نہیں آتے
مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی
درِ توحید پر اک روز آکر سر جھکائیں گی

کوئی ڈانٹ کر تو دکھائے! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں تو کوئی ذرا ڈانٹ دے یا دوسروں کے سامنے اصلاح ہی کی بات کہہ دے تو ہم آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی گالی دے دے یا تھپڑ

Marfat.com

وغیرہ مار دے تو مکمل بلکہ کئی گُنا زیادہ انتقام لینے کے باوُجود بھی ہمارا غصہ ٹھنڈا نہ ہو۔ مگر قربان جائیے! سیّدُ المُبلّغین، جنابِ رحمۃٌ لِلعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اتنا اتنا ستائے جانے کے باوُجود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کے لئے غصہ نہیں آتا۔ اور نہ ہی اپنے دشمن کی بربادی و ہلاکت کی آرزو ہے۔ اگر کوئی آرزو ہے تو فقط یہی کہ اسلام کا بول بالا ہو، اسلام کی روشنی پھیلے اور لوگ ایک اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں جُھک جائیں۔

آسانیوں کے باوُجود سُستی اے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرنے والو! "مدینہ مدینہ" کرنے والو! کیا اسی کا نام عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کانٹوں پر چل کر بھی اسلام کی تبلیغ کریں اور ہم قالینوں پر بیٹھ کر بھی تبلیغ نہ کر پائیں۔ اللہ عزّوجلّ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی اسلام کی تبلیغ فرمائیں اور ہم شکم سیری کے باوُجود بھی کچھ نہ کر پائیں۔ کیا محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی کا نام ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر کھا کر بھی اسلام کی تبلیغ کا کام بجالائیں اور ہم پر لوگ پھول نچھاور کریں پھر بھی ہم اس عظیم کام سے جی چُرائیں۔

پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوانگی کا دم بھرنے والو!

Marfat.com

مسلمانوں کی خستہ حالی تمہارے سامنے ہے۔ کیا بے عملی کے سیلاب اور مسجدوں کی ویرانی سے تمہارا دل نہیں جلتا؟ آہ! فیشن کی بڑھتی ہوئی یلغار، مغربی تہذیب کی طُومار، گھر گھر ٹی۔وی۔ اور وی۔سی۔آر۔ قدم قدم پر نافرمانیوں کی بھرمار، ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار! یہ سب باتیں مسلمانوں کی خیر خواہی اور آخرت کی بہتری کے طلب گار کے لئے بے حد کَرب و اِضطراب کا باعث ہے اور وہ اِصلاحِ مُسلمین کے لئے بیقرار ہوجاتا ہے۔ اے کاش! ہمیں اپنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اصلاح کا عظیم جذبہ نصیب ہوجاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھو! اگر صرف اپنی اِصلاح ہی کی فکر کی اور دوسروں کی طرف سے غفلت برتی تو قیامت کے روز ندامت اُٹھانی پڑے گی۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے:۔

"جس قوم میں گناہ ہوتے ہیں اور نیک لوگ بدلنے پر قدرت رکھتے ہیں پھر بھی نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سب پر عذاب بھیجے۔" (ابوداؤد)

تبلیغ کیلئے سفر کرنا سنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ سب کو معلوم ہے کہ دین کی تبلیغ کرنا اور اس کے لئے گھر سے نکلنا اور سفر اختیار کرنا اس راہ میں آنے

Marfat.com

والی تکالیف کو برداشت کرنا یہ ہمارے میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔ اے کاش! ہم پر بھی کرم ہو جائے اور ہم بھی اِس سُنّت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور تبلیغ صلوٰۃ وسُنّت کی خاطر گھر سے نکلنا، سفر اختیار کرنا اور اس کی تمام تر سختیوں پر صَبر کرنا سیکھ لیں۔ اے میرے بھائیو! دنیا کے کام دھندوں کے لئے تو برسوں گھر سے دور رہنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو، کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے لئے چند روز کی بھی قربانی نہیں دو گے؟

اِسلام کا دَرد سینے میں رکھنے والے ہر مسلمان سے میری غمگین التجا ہے کہ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے دنیا میں جہاں کہیں بھی قافلے نظر آئیں ان کے ساتھ کچھ نہ کچھ وقت ضرور دیں اور اللہ عزوجل توفیق دے تو ان کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرکے اَجر و ثواب کا ڈھیر کمائیں۔

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

"دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی بہنوں کی خدمت میں ....

۱۲ مدنی پھول

انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجائیے اور اپنے گھر میں مدنی ماحول بنائیے۔

(۱) گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کریں۔

(۲) والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

(۳) دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ چوما کریں۔

(۴) والدین کے سامنے ہمیشہ آواز پست رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ لائیں۔

(۵) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

(۶) ماں بلکہ گھر کے ہر چھوٹے بڑے فرد کو "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ (الحمد للہ عزوجل سگِ مدینہ اپنے ننھے مدنی منوں سے بھی حتی الامکان "آپ" کہہ کر ہی بات کرتا ہے۔)

(۷) بعد نمازِ عشاء (علمی مشاغل وغیرہ سے فارغ ہو کر) جلد تر سونے کی عادت ڈالیں۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم فجر تو باآسانی (باجماعت) میسر آئے اور ہر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

(۸) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، زبان ہرگز نہ چلائیں۔

(۹) گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں اور گانے باجے وغیرہ کا سلسلہ ہو تو بار بار ٹوکنے کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ سگِ مدینہ کے بیان کی کیسٹیں سننے پر راضی کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل "مدنی" نتائج برآمد ہوں گے۔

(۱۰) غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

(۱۱) ممکن ہو تو گھر میں روزانہ فیضانِ سنت کا درس ضرور ضرور دیں۔

(۱۲) اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفرت

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶
مدینہ
۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

○

امیر اہلسنت علامہ مولانا ابو البلال

محمد الیاس قادری

دامت برکاتہم عالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز

○

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com

٧٨٦
٩٢

... علیک یارسول اللہ

... علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس قادری

دامت برکاتہم العالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com